قرآن کی فریاد

جناب ماہرؔ القادری صاحب

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا

جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول رٹائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں

جب قول و قسم لینے کے لیئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت ہوتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں میرا ذکر نہیں کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

پردہ دار

رضا جائسی

لطف ہی کیا پھر اگر وہ پردہ دار آیا تو کیا
بیقراری میں نہ جب دل کو قرار آیا تو کیا
زندگی میں صورت تسکیں ہو یہ ممکن کہاں
نقد جاں لٹنے پہ وہ جان بہار آیا تو کیا

مرے مولا تمہیں آنا ہی ہے آؤ شتاب آؤ
صف نسواں میں آیا ہے غضب کا انقلاب آؤ
جہاں سے ختم ہوتی جارہی ہے رسم پردے کی
رکھو اسلام کا اب آکے پردہ بے نقاب آؤ

عظمت سورۂ قرآں ہمیں معلوم نہیں صرف طغروں ہی سے کمروں کو سجا رکھا ہے

نجم آفندیؒ